
255

17:سورۃ بنی اسرائیل

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
17	سُوۡرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡل	مکی	12	111	15	سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیات نمبر 1 تا 8 میں واقعہ معراج کی طرف اشارہ۔ تاریخ بنی اسرائیل کی روشنی میں یہود کے اس بے جا خیال کی تردید کہ وہ اللہ کے محبوب اور چہیتے ہیں اس لئے انہیں سزا نہیں مل سکتی ۔یہود نے دو دفعہ اللہ سے بغاوت کی اور دونوں دفعہ سخت سزا پائی۔ اللہ کی طرف سے انتباہ کہ اگر پھر اسی طرح کرو گے تو پھر سزا پاؤ گے۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جو رات کے ایک حصے میں اپنے بندے کو مسجد الحرام سے بہت دور کی اس مسجد تک لے گئی جس کے ارد گرد ہم نے بہت سی برکتیں رکھیں ہیں، تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں واقعہ معراج کی طرف اشارہ جب رسول اللہ ﷺ کو پہلے مرحلہ میں مسجد الحرام سے بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾ بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے وَ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ جَعَلۡنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا ؕ﴿۲﴾ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب یعنی تورات عطا کی تھی اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنایا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ ہمارے سوا کسی اور کو اپنا کارساز نہ ٹھہرالینا ذُرِّیَّۃَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا ﴿۳﴾ اے بنی اسرائیل تم ان لوگوں کی اولاد ہو جنہیں ہم نے نوح علیہ

السلام کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا، اور بے شک نوح علیہ السلام ہمارا ایک شکر گزار بندہ تھا
سوائے بنی اسرائیل نوح علیہ السلام کی اولاد ہونے کے ناطے تم بھی اللہ کے شکر گزار اور
فرمانبردار بندے بن جاؤ وَ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ فِی الۡکِتٰبِ لَتُفۡسِدُنَّ فِی
الۡاَرۡضِ مَرَّتَیۡنِ وَ لَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا کَبِیۡرًا ﴿۴﴾ اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو بتا دیا
تھا کہ تم زمین میں دو دفعہ فساد برپا کرو گے اور بڑی سخت سرکشی دکھاؤ گے غیب کا علم صرف
اللہ ہی کو ہے۔ یہ غیب ہی کی خبر تھی کہ مستقبل میں بنی اسرائیل دو دفعہ فساد برپا کریں گے
فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ اُوۡلٰىہُمَا بَعَثۡنَا عَلَیۡکُمۡ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ
فَجَاسُوۡا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَ کَانَ وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا ﴿۵﴾ پھر جب ان دو وعدوں میں
سے پہلے وعدہ کا وقت آیا تو ہم نے تمہارے مقابلہ میں اپنے ایسے بندے بھیجے جو بڑے
سخت جنگجو تھے، سو وہ تمہارے شہروں میں ہر طرف پھیل گئے اور ہمارا وعدہ تو پورا ہونا
ہی تھا اللہ کی پیشین گوئی پوری ہو کر رہی اور سن ۵۸۷ قبل مسیح میں بخت نصر نے ایک سخت حملہ
کر کے یہودیہ کے تمام بڑے چھوٹے شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی، یروشلم اور ہیکل سلیمانی کو
اس طرح پیوند خاک کیا کہ اس کی ایک دیوار بھی اپنی جگہ کھڑی نہ رہی ثُمَّ رَدَدۡنَا لَکُمُ
الۡکَرَّۃَ عَلَیۡہِمۡ وَ اَمۡدَدۡنٰکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ جَعَلۡنٰکُمۡ اَکۡثَرَ
نَفِیۡرًا ﴿۶﴾ پھر ہم نے تمہیں ان دشمنوں پر دوبارہ غلبہ عطا کیا اور مال اور اولاد سے
تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد پہلے سے بہت زیادہ بڑھا دی اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ
اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ ۟ وَ اِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَہَا ؕ اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے ہی
فائدہ کے لئے کرو گے، اور اگر تم برائی کرو گے تو اس کا وبال بھی تم ہی پر ہو گا فَاِذَا

جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ لِيَسُوۡٓءٗا وُجُوۡهَكُمۡ وَ لِيَدۡخُلُوا الۡمَسۡجِدَ كَمَا دَخَلُوۡهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوۡا مَا عَلَوۡا تَتۡبِيۡرًا ﴿۷﴾ پھر جب تمہاری دوسری سرکشی کا وقت آیا تو ہم نے پھر اپنے وہ بندے بھیجے کہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور تمہاری مسجد میں اسی طرح داخل ہو جائیں جس طرح پہلی مرتبہ کے لوگ داخل ہوئے تھے اور وہ حملہ آور جس چیز پر قابو پالیں اسے تباہ و برباد کر ڈالیں یہ اس تباہی کی طرف اشارہ ہے جو سن 70 عیسوی میں رومی شہنشاہ طیطاؤس کے ہاتھوں یہود پر آئی تھی عَسٰی رَبُّكُمۡ اَنۡ يَّرۡحَمَكُمۡ‌ۚ وَاِنۡ عُدۡتُّمۡ عُدۡنَا‌ ۘ کچھ عجب نہیں کہ تمہارا رب تم پر رحم فرمادے، لیکن اگر تم پھر وہی فسق و فجور کی حرکتیں کرو گے تو ہم بھی وہی پہلا جیسا سلوک کریں گے وَجَعَلۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ حَصِيۡرًا ﴿۸﴾ ہم نے ایسے کافروں کے لئے جہنم کا قید خانہ تیار کر رکھا ہے۔ [ان آیات میں جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے، تاریخ انسانی انہیں محض بنی اسرائیل اور اس کے دشمنوں کے درمیان ایک جنگ کی حیثیت سے جانتی ہے جن میں بنی اسرائیل کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن قرآن نے بڑے واضح الفاظ میں یہ بتادیا کہ جو کچھ ہوا وہ محض اتفاق نہیں تھا۔ بنی اسرائیل جس کی حیثیت اس وقت امت مسلمہ کی تھی، اللہ کی نافرمانی میں اس قدر آگے نکل گئے تھے کہ اللہ نے ایک غیر مسلم قوم کے ذریعہ اس وقت کی امت مسلمہ کو سخت ترین سزا دی۔ اور یہ بھی بتادیا کہ اگر وہ دوبارہ ایسی نافرمانی کریں گے تو اللہ کی طرف سے بھی انہیں دوبارہ ایسی ہی سزا دی جائے گی۔ یہ واقعات موجودہ امت مسلمہ کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہیں کہ اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی۔]

